مسندِ علم و عمل کا پاسبان

وفات کی خبر سے خرمنِ امن و سکون برقِ خاطف کی زد میں آگیا

مولانا قاضی عبدالحلیم حقانی کلاچوی

۷، ستمبر ۱۹۸۸ء ۵ بجے ہوا کے دوش (ریڈیو) پر حضرت شیخؒ کے وصال کی ہوش ربا خبر سنی تو دماغ غائب ہوگیا، آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور دل ڈوب گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خبر کیا تھی کہ جیتے جی غموں سے کھیلنا ہوگا
وفاتِ شیخ کا صدمہ بھی ہم کو جھیلنا ہوگا

یقین فرمائیں کہ حضرت شیخؒ کی وفات کی خبر خرمنِ امن و سکون پر برقِ خاطف بن کر گری۔ اس اندوہناک حادثہ کے اثرات کے اظہار کے لئے الفاظ کی وسیع دنیا ناکافی ہے

ع ندیم ایں قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

اور یہ دراصل اس لئے کہ حضرت شیخؒ کیا گئے، بلکہ روٹھ گئے دن بہار کے، علم کا آفتاب غروب ہوگیا۔ عمل کی دنیا اجڑ گئی۔ حلم و حیا، زہد و ورع، تقویٰ، اخلاص، دیانت، شرافت کا دور لد گیا، معرفت کا قلزم رک گیا۔ دینی سیادت و سیاست کی بساط الٹ گئی جہد و عزیمت، اور ہمہ پہلو دین و اسلام شریعت و طریقت کی جامع کتاب بند ہوگئی۔ بالکل آج کے موقع کے لئے ہی کہا گیا ہے۔ ؎

بسیار شیوہ ہاست بتاں راکہ نام نیست
وما کان قیس هلکه هلک واحد
ولکنه بنیان قوم تهدما

اللہ نے آپ سے جو مذہبی، دینی تعلیمی، تبلیغی، تدریسی، ملکی، ملی اور سیاسی خدمات لی ہیں وہ تاریخ کا ایک حصہ بن چکی ہیں۔ ؎

لاکھ دشمن ہو زمین و لاکھ بیری آسمان
مٹ نہیں سکتی کبھی بھی میرے حضرتؒ کی زباں۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت شیخؒ کی رحلت سے دل و دماغ ماؤف ہوچکا ہے اور آپ سے تعزیت کے لئے کوئی تعبیر سمجھ نہیں آرہی۔ حضرت شیخؒ کے ساتھ چار سالوں کی صحبتوں کا ایک ایک دن آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے اور یہ حسین یادیں اب رلا رہی ہیں۔

؎ یادِ ماضی عذاب ہے یا رب

صحیح کہا گیا ہے۔

میں نے دو دور آنکھوں سے دیکھا ہے جب ایک دفعہ قومی اسمبلی کی نشست پر آپ کے مقابلہ میں نیپ کا اجمل خٹک تھا۔ حریف نے آپ کو ہرانے کے لئے لاکھ جتن کیئے۔ وہ ایک طویل داستان ہے مگر یہاں معاملہ برعکس تھا۔

؎ عدو نے لاکھ کیئے جتن توڑنے کیلئے
یہاں مگر ہوئے سامان جوڑنے کیلئے

اللہ نے آپ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ اس موقع پر بندہ کے شعری تاثرات ترجمانِ اسلام، خدام الدین اور الحق میں شائع ہوئے تھے۔ مطلع یہ تھا۔

عبدِ حق تو نے گرایا نیپ کا گرگ کہن
فضلِ حق کا ہاتھ جب تجھ پہ ہوا سایہ فگن

درمیان کے دو ایک شعر یہ تھے کہ

عبدِ حق تو اب تلک تھا منبر و محراب میں
اب گرج ہوگی تیری آئین کے ابواب میں
چاہتا ہے رب کہ اب تو اس حدیث یار کو
جاکے بتلادے حکومت کے در و دیوار کو

مقطع یہ تھا۔

ہے دعا میری یہ ہر منظوم میں منثور میں
ہو تیرے حق کا اجالا مجلسِ دستور میں

حضرتؒ کے شرافت نفس کا یہ عالم تھا کہ جب حضرتؒ کو میری انس تک بندیوں کا علم ہوا تو خوش ہوئے دعائیں دیں۔ لیکن ساتھ ساتھ اس پر تنبیہ فرمائی کہ اس کا پہلا مصرع سخت غلط ہے کیونکہ اس

(باقی ص ۳۱۷ پر)